بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلاق ثلٰثہ (ایک وقت میں تین طلاق) 3

اب ہم فرقہ اہلحدیث کی طرف سے بیان کردہ مزید روایات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اگر کوئی تین طلاق دیکر قسم کھالے کہ اس کا ارادہ ایک کا تھا:

حدثنا يزيد، أخبرنا جرير بن حازم، حدثنا الزبير بن سعيد الهاشمي، عن عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة، عن أبيه، عن جده: أنه طلق امرأته البتة، فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال: " ما أردت بذلك ؟ " قال: واحدة. قال: " آلله ؟ " قال: آلله. قال: " هو ما أردت "

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ، الملحق المستدرك من مسند الأنصار بقية،خامس عشر الأنصار)

”رکانہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو "طلاق البتہ" دے دی پھر نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے عرض کیا ایک طلاق دینے کا، نبی ﷺ نے فرمایا قسم کھا کر کہو، انہوں نے قسم کھا کر کہا (کہ میرا یہی ارادہ تھا) تو نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری نیت کے مطابق طلاق ہوئی۔“

اس کا ایک راوی الزبیر بن سعید الہاشمی شدید ضعف ہے، محدثین اس کے بارے میں کہتے ہیں:

وقال العقيلي حديثه مضطرب ولا يتابع عقیلی نے کہا اس کی روایت میں اضطراب ہے اور مطابقت نہیں رکھتی۔

(تهذيب التهذيب۔المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي، حرف العين المهملة،من اسمه عابس، جلد5 صفحہ 325)

الزبير بن سعيد الهاشمي، لين، یعنی الزبیر بن سعید الہاشمی لیں (احادیث کے بارے میں ڈھیلا) ہے۔

(المقتنى في سرد الكنى ,المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد ، جزء اول ، نص الكتاب ، ابو القاسم ، جلد 4 صفحہ 52)

سألت يحيى بن مَعِين، عن الزبير بن سَعِيد الهاشمي فقال: ضعيف كان ينزل المدائن ، وَقَال معاوية بن صالح، عن يحيى: الزبير بن سَعِيد ضعيف الحديث"(تاریخ الخطیب: 8 / 465)

(تهذيب الكمال في أسماء الرجالالمؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، باب الزائی ، من اسمہ الزبیر ، جلد 9 صفحہ 306)

”یحیٰ ابن معین سے زبیر بن سعید بن الہاشمی کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا: ضعیف جو المدائن آیا تھا، اور معاویہ بن صالح نے یحیٰی کے حوالے سے کہا: ضعیف الحدیث“۔

اس کا دوسرا راوی عبد یزید بھی مجروح جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ اسی بارے میں ایک اور روایت:

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا

وَاحِدَةً ؟»، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ

(ابوداؤد كتاب الطلاق باب فى البتة – سنن الدارقطنى 3978 – مسند الشافعى 268)

ويرجح الوجه الثالث أن الزبير قد توبع عليه , فقال الإمام الشافعى (1636) : أخبرنى عمى محمد بن على بن شافع عن عبد الله بن على بن السائب عن نافع بن عجير بن عبد يزيد: " أن ركانة بن عبد يزيد طلق امرأته سهيمة المزنية البتة , ثم أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم , فقال: يا رسول الله إنى طلقت امرأتى سهيمة البتة , ووالله ما أردت إلا واحدة , فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لركانة: والله ما أردت إلا واحدة ؟ فقال ركانة: والله ما أردت إلا واحدة , فردها إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ; فطلقها الثانية فى زمان عمر رضى الله عنه , والثالثة فى زمان عثمان رضى الله عنه

(ابوداؤد كتاب الطلاق باب فى البتة – سنن الدارقطنى 3978 – مسند الشافعى 268)

”رکانہ بن عبد یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دی پس نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی رکانہ نے کہا واللہ میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی نبی ﷺ نے رکانہ سے پوچھا کیا تو نے واقعی ایک طلاق کی نیت کی تھی؟ رکانہ نے پھر کہا واللہ میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی پھر رکانہ نے دوسری طلاقت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں دی اور تیسری عثمانؓ کے عہد خلافت میں“۔

تحقيق الألباني:ضعيف //،المشكاة(3283)،ضعيف سنن ابن ماجة(444/2051)،الإرواء(2063)،(7/142)،ضعيف سنن الترمذي //(1193/204)

(صحیح وضعیف سنن أبي داود، المؤلف: محمد ناصر الدین الألباني، ترجمہ 2206، ½)

قلت: وهذا الإسناد أحسن حالا من الذى قبله , فإن رجاله ثقات لولا أن نافع بن عجير لم يوثقه غير ابن حبان (238/1) , وأورده ابن أبى حاتم فى " الجرح والتعديل " (454/1/4) ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا ولهذا قال ابن القيم فى " الزاد " (59/4) : " مجهول , لا يعرف حاله البتة "

ومما يؤكد جهالة حاله , تناقض ابن حبان فيه , فمرة أورده فى " التابعين " من " ثقاته " , وأخرى ذكره فى الصحابة , وكذلك ذكره فيهم غيره , ولم يثبت

(رواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المؤلف : محمد ناصر الدين الألباني ، كتاب الطلاق، ،فصل ، حديث ركانة: " أنه طلق البتة - - 142/7)

”میں کہتا ہوں اس کی سند پہلی والی سے بہتر ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں سوائے نافع بن عجیر اس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی، ابن حاتم نے اس کا ذکر ”الجرح وتعدیل“ میں کیا ہے، ان اس پر جرح کی ہے اور نہ اس کی تعدیل بیان کی ہے، اس وجہ سے ابن قیم نے ”زاد“ میں مجھول (یعنی

اس کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ کون ہے) قرار دیا ہے۔ اس طرح اس کی لاعلمی یقینی ہو جاتی ہے، ابن حبان نے اس معاملے میں مخالفت کی۔ یہ ایک مرتبہ (التابعین من ثقات) میں وارد ہوا ہے اور دوسری مرتبہ الصحابہ میں آیا اور اس طرح اس کا ذکر اوروں میں ہے اور یہ ثابت نہیں"۔

اس روایت کی سندی حیثیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ان صحیح روایات کا انکار کرتی ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب کسی نے ایک وقت میں تین طلاق دے دیں تو وہ عورت اس کی بیوی نہیں رہی۔

مزید نسائی کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایسا کرنے والے پر نبی ﷺ بہت ناراض ہوئے:

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ

(سنن نسائی ،کتاب الطلاق، الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ)

"مخرمہ، اپنے والد سے، محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو کسی آدمی سے متعلق یہ خبر دی گئی کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی وقت میں دے ڈالی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور غصہ میں فرمانے لگے کہ کیا کتاب اللہ سے کھیل ہو رہا ہے۔ حالانکہ میں ابھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو قتل کر ڈالوں؟

ناصر الدین البانی نے مشکوٰہ میں اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(صحيح وضعيف سنن النسائي،المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني، باب 3473، جلد 7 صفحه473)

نسائی میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(غاية المرام في تخريج أحاديث الحلال والحرام،المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني، اول الكتاب ، جلد 7 صفحه 473)

قطع نظر اس کی سندی حیثیت بات بالکل صحیح ہے جیسا کہ ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ "تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اس حکم میں جو اس نے تجھے تیری بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں دیا" تو حقیقتاً طلاق کے بارے میں اللہ کے حکم کی یہ صریح نافرمانی ہے عویمرؓ کا واقعہ بھی سامنے رکھا جائے کہ ان کے سامنے ہی عویمرؓ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور نبی ﷺ نے اسے نافذ کر دیا۔ بالکل اسی طرح نسائی کی اس حدیث میں ناراضگی کا سخت اظہار کیا گیا ہے لیکن اس کی ایک نشست کی تین طلاق کو نہ ایک نہیں کہا گیا اور نہ ہی اسے لوٹانے کا حکم دیا۔

غصے میں طلاق:

کچھ افراد کا یہ کہنا ہے کہ طلاق ہنسی خوشی مذاق ہر حالت میں ہو جاتی ہے لیکن غصے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی بلکہ اس حالت میں انسان اپنے ہوش میں ہی نہیں ہوتا اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ہوش میں نہ ہو اس کے کسی عمل کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہر طہر میں ایک ایک طلاق بغیر غصے کے ہوتی ہے جبکہ تین طلاق جھگڑے اور غصے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ غصے میں طلاق کے بارے میں جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے:

عن محمد بن عبيد بن أبي صالح، الذي كان يسكن إيليا، قال: خرجت مع عدي بن عدي الكندي، حتى قدمنا مكة، فبعثني إلى صفية بنت شيبة، وكانت قد حفظت من عائشة، قالت: سمعت عائشة تقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «لا طلاق، ولا عتاق في غلاق»، قال أبو داود: " الغلاق: أظنه في الغضب "

(ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب في الطلاق علی غلط)

"محمد بن عبید بن ابی صالح جو مقام ایلیا میں رہتے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں عدی بن عدی الکندی کے ساتھ (ملک شام سے) روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے پس (عدی بن عدی نے) مجھے صفیہؓ بنت شیبہ کے پاس بھیجا جنہوں نے عائشہؓ سن کر بہت سی احادیث یاد کر رکھی تھیں۔ صفیہؓ نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے غلاق میں نہ طلاق ہے اور نہ عتاق ابو داؤد کہ میں سمجھتا ہوں غلاق سے مراد غصہ ہے"۔

اس روایت کے ایک راوی محمد بن عبید بن أبي صالح پر جرح و تعدیل ملاحظہ فرمائیں:

(قلت: حديث حسن، وصححه الحاكم والذهبي ـ قلت: وهذا إسناد رجاله ثقات؛ غير محمد بن عبيد هذا، فهو ضعيف)

میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ حدیث "حسن" ہے، اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے،۔۔۔ میں کہتا ہوں: کہ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عبید کے وہ ضعیف ہے"۔

(صحيح أبي داود – الأم ،المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين البانى ، كتاب ا؛ط؛اق، باب في الطلاق على غلط ، ج؛د 6 صفحه 396)

قال أبو حاتم ضعيف الحديث وذكره بن حبان في الثقات

"ابو حاتم نے اسے ضعیف الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے"۔

(تهذيب التهذيب،المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي، جلد 9 صفحه 330)

قال أَبُو حاتم (2) : ضعيف الحديث.وذكره ابنُ حِبَّان في كتاب (الثقات (3) (وَقَال ابن حجر في (التقريب) : ضعيف)

"ابو حاتم نے اسے ضعیف الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔(اور ابن حجر نے "تقریب" میں اسے ضعیف کہا)"۔

(تھذیب الکمال في أسماء الرجال، المؤلف: یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف، جلد 26 صفحہ 162)

إسناده ضعيف لضعف عبيد بن أبي صالح - . . . وأخرجه أبو داود (2193) من طريق محمَّد بن إسحاق، بهذا الإسناد.وهو في "مسند أحمد" (26360).وأخرجه الدارقطني (3989)، والبيهقي 7/ 357 من طريق قزعة بن سويد، عن زكريا بن إسحاق ومحمد بن عثمان، كلاهما عن صفية بنت شيبة، به. وقزعة ضعيف.

"اس کی سند عبید بن ابی صالح کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے ادوداؤد نے محمد بن اسحاق کے طرق اسی سند کیساتھ بیان کیا ہے۔۔۔ عن قزعۃ بن سوید، عن زکریا بن اسحاق اور محمد بن عثمان، یہ دونوں صفیہ بنت شیبہ سے بیان کرتے ہیں،(اس میں) قرزعۃ ضعیف ہے"۔

(سنن ابن ماجه ت الأرنؤوط، المؤلف: ابن ماجة - المحقق: شعيب الأرنؤوط، ابواب ا؛طلاق ، بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالنَّاسِي)

واضح ہوا کہ یہ روایت ایسی نہیں کہ اس کی بنیاد پو کوئی حتمی فیصلہ کیا جاسکے۔اب ہم آتے ہیں اس روایت کی طرف جسے یہ غصے کے لئے دلیل بناتے ہیں:

حدثنا ابن السرح، أخبرنا ابن وهب، أخبرني جرير بن حازم، عن سليمان بن مهران، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس، قال: مر على علي بن أبي طالب رضي الله عنه بمعنى عثمان، قال: أو ما تذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «رفع القلم عن ثلاثة، عن المجنون المغلوب على عقله حتى يفيق، وعن النائم حتى يستيقظ، وعن الصبي حتى يحتلم» ، قال: صدقت، قال: فخلى عنها

(سنن ابی داوٗد، کتاب الحدود ، باب في المجنون يسرق أو يصيب حدا)

"عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قلم تین آدمیوں سے اٹھالیا گیا ہے سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔پاگل سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے۔بچہ پر سے یہاں تک کہ بڑا(بالغ)ہو جائے"۔

اس حدیث میں جن تین باتوں کا بیان کیا گیا ہے غصے میں طلاق دینے والے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔نہ وہ سو رہا ہوتا ہے،نہ وہ پاگل (عقل و شعور سے عاری) ہوتا ہے، اور نہ ہی نابالغ بچہ۔نیز کیا آج تک کسی نے بغیر غصہ و نارضگی کے طلاق دی ہے؟ کوئی بھی میاں بیوی جو آپس میں خوش رہے ہوں اور ایک دوسرے سے مکمل مطمئن ہوں، کوئی بڑا لڑائی جھگڑا نہ ہو تو وہ کبھی بھی علیحدگی نہیں چاہتے۔البتہ اگر کوئی شخص غصے میں اتنا شدید ہو جائے کہ اسے اس بات کا کوئی علم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس حالت میں طلاق نہیں ہو گی۔

یہ محض ان لوگوں کے باطل دلائل ہیں جو نبی ﷺ اور صحابہؓ کے طریقے سے ہٹ کر تین طلاق کو ایک کر کے زناکاریاں کرا رہے ہیں۔ البتہ ایک بات کی احادیث سے دلیل ملتی ہے کہ اگر کوئی شخص طلاق نہ دینا چاہ رہا ہوں اور اس پر پریشر ڈال کر طلاق دلوائی جائے تو وہ طلاق نہیں ہو گی۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ طلاق دینے کا صحیح طریقہ ہر طہر کے بعد ایک طلاق دینا ہے، جو اس طریقے سے ہٹ کر عمل کرے وہ طلاق کے بارے میں اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ اگر کسی عورت کو ایک نشست میں تین طلاق دے دی جائیں تو وہ اس مرد کے نکاح سے نکل جائے گی اور اس پر حرام ہو گی۔